© rasailojaraid.com

سید محمد یونس بخاری

بیادِ سید ابوذر بخاری

حلقۂ یاراں غریب ہے

بادِ خزاں کے شور کو سمجھا نہ تُو نہ میں
برقِ تپاں کے زور کو سمجھا نہ تُو نہ میں
اے دوست اضطرابِ مسلسل کے باوجود
اس نا رسیدہ دور کو سمجھانہ تُو نہ میں
دشتِ وفا میں دھوپ کی شدت عجیب ہے
اس بار رنج و غم کی جراحت عجیب ہے

وحشت سی ہو رہی ہے دلِ شعلہ کار کو
بوذر کا ہجر آگ لگائے بہار کو
الجھا ہوا ہوں ظلمتِ زندانِ یاد میں
کیونکر ملے قرار دلِ بے قرار کو
لاؤں کہاں سے حسن کے نقش و نگار وہ
اب تو نہیں ملے گا شجرِ سایہ دار وہ

وہ میرے گھر میں نور کا ہالہ تھا دوستو
عرفان و آگہی کا ہمالہ تھا دوستو
علم و عمل کا مہرِ جہانتاب بالیقیں
صحنِ چمن کا خوش نظر لالہ تھا دوستو
میرے لئے تھا مژدۂ تسکینِ قلب و جاں
اس کا وجود باعثِ تزئینِ گلستاں

ہو کر حضورِ عشقِ رسالت میں بار یاب
اصحابِ مصطفےٰ کی محبت سے فیضیاب
بے رنگیٔ حیات کی تلخی کے باوجود
تشنہ لبی کے کرب سے نکلا وہ کامیاب
موتی پرو پرو کے گریباں کے تار میں
میں ڈھونڈتا ہوں اسکو دلِ بے قرار میں

اے حسنِ تابدار بتا دے کہاں ہے تو؟
آ ے شخص کا مگار بتادے کہاں ہے تُو؟
اے تیغِ تیز دھار بتادے کہاں ہے تو؟
اے میرے غمگسار بتادے کہاں ہے تُو؟
لیکن یہ میری آرزو بھی غم نصیب
تیرے بغیر حلقۂ یاراں غریب ہے

(۲۴/اکتوبر۱۹۹۶ء لاہور، یومِ وصال حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ)

© rasailojaraid.com